رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۲۲۹۶ — ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے — رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۲۲۹۶

انبیاء سے باہر کوئی چیز (ہ)

بدر

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد (۱۵) | قادیان مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۳۰ء مطابق ۳ ربیع الثانی ۱۳۴۹ھ | نمبر (۳۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاضی سید امیر حسین رضی اللہ عنہ

۲۴ اگست کو بروز اتوار بوقت عصر حضرت مسیح مسعود علیہ السلام کے پرانے صحابی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک محدث اور عالم باعمل اخی المکرم حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب رضی اللہ عنہ جو ایک مقدس انسان تھے۔ لمبے عرصہ کی علالت کے بعد اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو سدھار کر اپنے خدا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قاضی صاحب مرحوم و مغفور کی عمر قریباً سو سال تھی۔ آپ مرض الموت میں بھی شاگردوں کو حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔ درس حدیث کے آپ بڑے شائق تھے۔ اور تمام عمر حدیث پڑھاتے رہے۔ سینکڑوں شاگرد آپ سے حدیث پڑھ کر عالم ہو گئے۔ آپ کی وفات کی تاریں اتوار کو آپ کے متعلقین کو دی گئیں۔ اور ان کے انتظار میں رات بھر جنازہ تیار کر کے رکھا رہا۔ اگلے دن پیر کو سوا نو بجے باغ میں کثیر التعداد احباب کے ساتھ کئی خیر احمدی نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اور ۱۱ بجے کے قریب آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بیرونی احباب نماز جنازہ پڑھکر ثواب حاصل کریں۔ اللہ پسماندگان کیلئے دعا کریں۔ کہ خدا ان کا کفیل اور ناصر ہو

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

یہ تو ہر مسلمان کہلانے والا شخص جانتا ہے۔ کہ خاتم النبیین کا لقب ہمارے پیارے آقا و مطاع فداہ نفسی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ لیکن اس بات کے سمجھنے میں کہ اس سے مراد کیا ہے۔ بہت لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ چنانچہ انہوں نے خاتم النبیین کے یہ معنے سمجھ لئے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت بالکل بند ہو گیا۔ یعنی فیضان خداوندی جو کہ نبوت کے رنگ میں دنیا پر نازل ہوتا تھا۔ وہ آئندہ کے لئے بالکل بند ہو گیا۔ اور دوسری طرف امت محمدیہ کو افضل الامت بھی قرار دیتے ہیں۔

اس عقیدہ کے نقائص

ایسے لوگ کئی قسم کی گمراہیوں کے پھیلنے کا موجب بنے ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:۔

(۱) اس عقیدہ والے شخص امت محمدیہ کو ایسا ناقص قرار دیتے ہیں۔ کہ وہ عامل فیضان نبوت نہیں ہو سکتی۔ (۲) ایسا شخص خدا تعالےٰ کی نعمت اور رحمت کو بند شدہ مانتا ہے۔ کہ وہ پچھلے لوگوں کو تو تازہ بتازہ نشان انبیاء کے ذریعے دیکر اپنی ہستی کو منوا تا رہا۔ اور ان کو بیقرار عمل میں عاشقان سرفروش کی طرح تڑپا کر کھڑا کر دیتا رہا۔ لیکن آنحضرتؐ کے بعد میں آنے والے مومنوں کو ایسی نعمت سے بکلی محروم کر دیا۔

(۳) ایسا شخص خدا تعالےٰ کے قانون قدرت کی ہتک کرتا اور نقصان اور گھاٹے کے سامان اپنے اور اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے لئے پیدا کرتا ہے۔ مثلاً ہم جسمانی سلسلہ میں دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ ضرورت کے وقت تازہ بتازہ پانی آسمان سے برساتا اور مردہ زمین کو زندہ کرتا رہتا ہے یعنے جب زمین خشک سالی کی وجہ سے اپنی روئیدگی بند کر دیتی ہے۔ تو از سر نو آمدہ بارش سے بہرہ یاب ہو کر ہر قسم کی روئیدگی پیدا کرتی ہے۔ اور مخلوق کی زندگی کے قیام کا موجب بنتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کا قانون روحانی سلسلہ

عقد اسم کرو۔ جس بخشے آمین +

ات پر مرکز کے تمام دفاتر ایک دن کے لئے بند کر دیئے۔ ین ہیں۔ آپکے اہل بیت اور اعزا سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ م

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں بھی ہے۔ جب لوگوں کے قلوب کی زمین زمانہ الہام کے بُعد کی وجہ سے خشک ہو جاتی ہے۔ تو فیضان خداوندی امنڈ کر بادلوں کی طرح برس پڑتا ہے۔ اور ایمان کی روئیدگی اور تازگی کا موجب بنتا ہے۔ اور ہر قسم کے روحانی پھل پھول پیدا کر دیتا ہے۔ اب اگر ایسا شخص فیضان خداوندی سے مایوس اور اس کا انکار کرنے والا ہو۔ تو وہ اپنے قلب کی زمین کو کب تیار کریگا۔ کہ تا اسمیں روحانی پانی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ اس کی مثال تو اسی بدقسمت کسان کی ہے۔ جو کہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کی زمین بالکل خشک پڑی ہے۔ اور بارش کی سخت محتاج ہے۔ اور جانتا ہے کہ عنقریب بارش آنے والی ہے۔ مگر پھر بھی وہ زمین کو تیار نہیں کرتا۔ تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ پانی کو جذب کر سکے بلکہ وہ اس کو سنگلاخ زمین کی طرح پڑا رہنے دیتا ہے۔ جس پر بارش کے قطرے گرتے اور بہ جاتے ہیں۔ اور پانی کہیں کا کہیں چلا جاتا ہے۔ اس طرح پر اپنے لئے گھاٹے کا موجب بنتا ہے۔

(۴) ایسا شخص اس عقیدہ کو پھیلا کر دنیا میں دہریت کا بیج بوتا ہے۔ کیونکہ جب کبھی بھی تازہ الہام الٰہی نازل ہوگا۔ وہ اس کا انکار کر دیگا۔ اور پہلے الہام کے ذریعہ نازل شدہ نشانات قصہائے ماضی بن جاتے ہیں۔ اس طرح پر لوگوں کے ایمان آہستہ آہستہ کمزور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور ان کو ہستی باری تعالےٰ پر بھی شک و شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض ہستی باری تعالےٰ کا ہی انکار کر بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ کا مشاہدہ ہمیں بتلاتا ہے کہ بہت سے لوگ ہستی باری تعالےٰ کا انکار کر بیٹھے ہیں اور بعض وہ ہیں۔ جو دین و مذہب کو رحمت کی بجائے زحمت خیال کرنے لگ گئے ہیں۔ بلکہ اس کو لعنت ہی قرار دینے لگ گئے ہیں۔ یہ سب گمراہی خاتم النبیین کے حقیقی معنوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

خاتم النبیین کے حقیقی معنے کیا ہے

اللہ تعالےٰ کا قانون جیسا کہ اوپر بھی بیان کیا گیا ہے۔ ایسا نظر آتا ہے۔ کہ ضرورت کے وقت وہ اپنا کلام دنیا میں بھیجتا ہے۔ جس سے ہزاروں لاکھوں روحانی اور اخلاقی مردے جی اُٹھتے ہیں۔ اور جب روحانی اور اخلاقی کمزوری آہستہ آہستہ پیدا ہو جاتی ہے۔ تو از سر نو الہام نازل فرما کر روحانی اور اخلاقی موت کو دُور کر کے زندگی کو پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ مختلف مذاہب کے لوگوں اور کتابوں کے ذریعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ایسا الہام مختلف زمانوں اور مختلف بستیوں میں آتا رہا۔ آخر وہ زمانہ آگیا جب کہ دنیا کے مختلف زمانوں اور ممالک میں نازل شدہ ہدایات کو ایک کوڈ کی صورت میں جمع فرما دیا۔ اور جن احکامات کی اور ضرورت تھی۔ اور جن کی پہلے الہاموں میں کمی پائی جاتی تھی۔ ان کو بھی نازل فرما کر ایک کامل ترین ہدایت نامہ دنیا کی اعلیٰ ترین اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے عنایت فرما دیا۔ اور یہ بات بدیہی ہے۔ کہ جس شخص پر ایسی کامل کتاب نازل ہو۔ اس کا کامل ترین انسان ہونا بھی لازمی ہے۔ اور وہ اپنے دوستوں کو اللہ تعالےٰ کا محب بنانے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اور یہ خوشخبری اور بھی اعلیٰ درجہ کی خوشخبری بنجاتی ہے۔ جبکہ انبیاء کے درجات پالینے کے لئے بھی ہو۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین وحسن اولئک رفیقاً۔ یعنے جس نے اللہ اور اس رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی (یعنی اس کے نقش قدم پر چلے) یہ لوگ ہیں۔ جو ان میں سے ہیں۔ جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام کیا۔ جو نبی ہیں اور صدیق ہیں۔ اور شہید اور صالح ہیں۔ اور اچھے ہیں یہ دوست ہونے کے لحاظ سے۔ پھر ایسا انسان وہی ہو سکتا ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کا امین بھی ہوتا ہے۔ اگر وہ ایک طرف سے کامل کوڈ کو بتمام و کمال مخلوق انسانی تک پہنچا دے۔ تو دوسری طرف اس پر عمل پیرا ہو کر اعلیٰ ترین نمونہ بھی بنکر دکھلا دے۔ چنانچہ آپکی امانت کی شہادت میں اگر ایک طرف ساتھ رہنے والے دوست اور دشمن امین کا خطاب دیتے ہیں۔ تو دوسری طرف رب العلمین بھی آپ کے امین ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے مطاع ثم امین۔ الغرض آپ کامل ترین وجود ہیں۔ اگر ایک طرف فیضان کے حاصل کرنے میں اعلیٰ درجہ کا کمال رکھتے ہیں۔ تو دوسرے طرف فیضان پہنچانے میں بھی انتہائی درجہ رکھنے والے ہیں۔ اسلئے آپ خاتم النبیین ٹھہرے۔ آپ اس لئے خاتم النبیین نہیں۔ کہ آپ کے آنے سے فیضان نبوت بند ہو گیا اور الہام الٰہی پر مہر لگ گئی۔ بلکہ اس لحاظ سے آپ خاتم النبیین ہیں۔ کہ آپ نے فیضان نبوت سب نبیوں سے زیادہ پایا ایسا انسان وہی ہو سکتا ہے۔ جو کہ اللہ تعالےٰ کے حضور اعلیٰ ترین قرب رکھتا ہو۔ جس قرب کو نہ موسیٰ نے پایا ہو نہ عیسیٰ نے اور نہ کسی اور نبی نے یہی وجہ ہے کہ ہمارے آقا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کو اللہ تعالےٰ نے خود ظاہر فرمایا دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنےٰ قرب ہوا۔ پھر نیچے کی طرف نزول کیا۔ پس دو قوسوں کی ایک قاب کے حکم میں ہو گیا۔ ایسا انسان وہی ہو سکتا ہے۔ جو نسل انسانی کا سب سے زیادہ غمخوار ہو۔ اور اس کی اصلاح اور ترقی روحانی کا سب سے زیادہ حریص۔ چنانچہ قرآن کریم آنحضرت کی اس کیفیت قلبی کو یوں بیان فرماتا ہے۔ فعلک باخع النفسک ان لا یکونوا مومنین یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا کہ وہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ پھر ایسا انسان وہی ہو سکتا ہے۔ کہ جس کی زندگی ہر چھوٹے بڑے کے لئے نمونہ ہو سکتا ہو۔ چنانچہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تمام نمونے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ اگر ایک طرف یتیم اور مسکین نظر آتے ہیں۔ تو دوسری طرف بادشاہ ہیں۔ پھر اگر آپ ایک طرف اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کرتے نظر آتے ہیں تو دوسری طرف اپنے دوستوں کے لئے بھی کامل رحیم ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر آپ دشمنوں کو لا تثریب علیکم الیوم کہکر چھوڑ دیتے ہیں تو دوستوں کو اتبعونی یحببکم اللہ کی بشارت بھی دیتے ہیں۔ اسلئے آپ کو یہاں تک درجہ حاصل ہوا۔ کہ آپ نبیوں کی مہر بن گئے۔ یعنے آئندہ وہی نبی بن سکتا ہے۔ جس پر خاتم النبیین کی تصدیقی مہر لگ جائے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۳۰ء

کلام الامام ازمسیح موعود علیہ السلام

اتمام الحجۃ علی المخالفین

"اے شک کرنیوالو آسمانی فیصلہ کیطرف آؤ"

(۱)

اے بزرگو! اے مولویو!! اے قوم کے منتخب لوگو۔ خدا تعالےٰ آپ لوگوں کی آنکھیں کھولے۔ غیض اور غضب میں آکر حد سے مت بڑھو۔ میری اس کتاب کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھو۔ کہ ان میں نور اور ہدایت ہے۔ خدا تعالےٰ سے ڈرو۔ اور اپنی زبانوں کو تحقیر سے تھام لو خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ کہ میں ایک مسلمان ہوں۔ اٰمنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ واتقوا اللہ ولا تقولوا لست مسلماً واتقوا الملک الذی الیہ ترجعون۔ اور اگر اب بھی اس کتاب کے پڑھنے کے بعد شک ہے۔ تو آؤ آزمالو۔ خدا کس کے ساتھ ہے۔ اے میرے مخالف الرائے مولویو اور صوفیو اور سجادہ نشینو!!! جو مکفر اور مکذب ہو۔ مجھے یقین دلایا گیا ہے۔ کہ اگر آپ لوگ مل جلکر یا ایک ایک آپ میں سے اُن آسمانی نشانوں میں میرا مقابلہ کرنا چاہیں۔ جو اولیاء الرحمٰن کے لازم حال ہوا کرتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ تمہیں شرمندہ کرے گا۔ اور تمہارے پردوں کو پھاڑ دیگا۔ اور اس وقت تم دیکھو گے۔ کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے۔ کہ اس آزمائش کے لئے میدان میں آوے۔ اور عام اعلان اخباروں کے ذریعے سے دیکھان تعلقات قبولیت میں جو میرا رب میرے ساتھ رکھتا ہے۔ اپنے تعلقات کا موازنہ کرے۔ یاد رکھو۔ کہ خدا صادقوں کا مددگار ہے۔ وہ اسی کی مدد کریگا۔ ؎ ؎ ؎

× × × جس کو وہ سچا جانتا ہے۔ چھپا لیوں سے باز آجاؤ۔ کہ وہ نزدیک ہے۔ کیا تم اس سے لڑو گے۔ کیا کوئی تکبر اچھلنے سے درحقیقت اونچا ہو سکتا ہے۔ کیا صرف زبان کی تیزیوں سے سچائی کو کاٹ دو گے۔ اس ذات سے ڈرو۔ جس کا غضب سب غضبوں سے بڑھکر ہے۔ ومن یاتی ربہ مجرماً فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیا۔ (ازالہ اوہام)

مباہلہ کے لئے اشتہار

اُن تمام مولویوں اور مفتیوں کی خدمت میں جو اس عاجز کو جزئی اختلافات کے وجہ سے اپنی نافہمی کے باعث سے کافر ٹھہراتے ہیں۔ عرض کیا جاتا ہے۔ کہ اب میں خدا تعالےٰ سے مامور ہو گیا ہوں۔ کہ تا میں آپ لوگوں سے مباہلہ کرنے کی درخواست کروں۔ اس طرح پر کہ اوّل آپ کو مجلس مباہلہ میں اپنے عقائد دلائل از روئے قرآن اور حدیث کے سناؤں۔ اگر پھر بھی آپ لوگ تکفیر سے باز نہ آویں۔ تو اسی مجلس میں مباہلہ کروں سو میرے پہلے مخاطب میاں نذیر حسین دہلوی ہیں۔ اور اگر وہ انکار کریں۔ تو پھر شیخ محمد حسین بطالوی۔ اور اگر وہ انکار کریں۔ تو پھر بعد اس کے تمام وہ مولوی صاحبان جو مجھ کو کافر ٹھہراتے اور مسلمانوں میں سرگروہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور میں ان تمام بزرگوں کو آج کی تاریخ سے جو دہم دسمبر ۱۸۹۲ء ہے۔ چار ماہ تک مہلت دیتا ہوں اگر چار ماہ تک ان لوگوں نے مجھ سے بشرائط متذکرہ بالا مباہلہ نہ کیا۔ اور نہ کافر کہنے سے باز آئے۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کی حجت ان پر پوری ہوگی۔ میں اوّل یہ چاہتا تھا۔ کہ وہ تمام بے جا الزامات جو میری نسبت ان لوگوں نے قائم کر کے موجب کفر قرار دیئے ہیں۔ اس رسالہ میں ان کا جواب شائع کروں۔ لیکن بباعث بیمار ہو جانے کاتب اور حرج واقع ہونے کے ابھی تک وہ حصہ طبع نہیں ہو سکا۔ میں مباہلہ کی مجلس میں وہ مضمون بہرحال سنا دوں گا۔ اگر اس وقت طبع ہو گیا ہو۔ یا نہ ہوا ہو۔ لیکن یاد رہے۔ کہ ہماری طرف سے یہ شرط ضروری ہے۔ کہ تکفیر کے فتوٰی لکھنے والوں نے جو کچھ سمجھا ہے۔ اوّل اس تحریر کی غلطی ظاہر کی جائے۔ اور اپنی طرف سے دلائل شافیہ کے ساتھ اتمام حجت کیا جائے۔ اور پھر اگر باز نہ آویں۔ تو اسی مجلس میں مباہلہ کیا جائے اور مباہلہ کی اجازت کے بارے میں جو کلام الٰہی میرے پر نازل ہوا۔ وہ یہ ہے۔ نظر اللہ الیک قطرۃ وقالوا اجعل فیھا من یفسد فیھا۔ قال انی اعلم مالا تعلمون۔ قالوا کتاب ممتلئ من الکفر والکذب۔ قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی خدا تعالےٰ نے ایک معطر نظر سے تجھ کو دیکھا۔ اور بعض لوگوں نے اپنے دلوں میں کہا۔ کہ اے خدا کیا تو زمین پر ایک ایسے شخص کو قائم کریگا۔ جو دنیا میں فساد پھیلا دے۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کو جواب دیا۔ کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور ان لوگوں نے کہا۔ کہ اس شخص کی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو کذب اور کفر سے بھری ہوئی ہے۔ سو ان کو کہدے۔ کہ آؤ ہم اور تم مع اپنی عورتوں اور بیٹوں اور عزیزوں کے مباہلہ کریں۔ پھر ان پر لعنت کریں جو کاذب ہیں۔ یہ وہ اجازت مباہلہ ہے۔ جو اس عاجز کو دی گئی ؎ (آئینہ کمالات اسلام)

فاروق۔ یہ دونوں اعلان ۱۸۹۱ء و ۱۸۹۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام صوفیوں۔ مولویوں۔ سجادہ نشینوں مکفروں مکذبوں کے لئے عام چیلنج کے طور پر شائع کئے۔ مگر کیا کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ ان مردگان میں سے کسی کو میدان میں آکر خدا کے پہلوان کے مقابلہ کی جرأت ہوئی؟ کیا امرتسری اہلحدیث اس وقت زندہ تھا؟ اگر زندہ تھا تو وہی کیوں نہ سکی طرف سے قربانگاہ پر پچھاڑا گیا؟ اگر ابوزر امرتسری بقید حیات ہے۔ تو اس کا جواب دیگا۔ ورنہ سمجھو کہ مردہ ہے؟ ؎

ل از ازالہ اوہام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

امیر پیغام کی تحریف ناکام

اس سے بڑھکر ایک مدعی امارت کے لئے اور کیا قابلِ شرم بات ہو سکتی ہے۔ جب کہ وہ اپنے امام اور پیشوا کے کلام کو بگاڑتے ہوئے ذرہ بھی خدا ترسی سے کام نہیں لیتا۔ چنانچہ مولوی محمد علی نے اپنی انجمن کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کی الوصیت کو شائع کیا ہے۔ جس پر اس نے اپنی طرف سے کچھ حواشی اور نوٹ بھی چڑھائے ہیں۔ ان نوٹوں کے لکھنے کا مقصد اعلیٰ محض نادان لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانا اور اپنا الّو سیدھا کرنا ہے۔ چنانچہ ان نوٹوں کے لکھنے میں مولوی صاحب نے جس دیدہ دلیری اور بے خوفی سے کام لیا ہے۔ وہ محض آپ کا ہی حصہ ہے۔ ورنہ ایک انسان جس میں ذرہ بھی تخم دیانت اور ایمان ہے۔ وہ آپ پر اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ شیشتے از خروارے ذیل میں ایک دو حوالے درج کرتا ہوں۔ جن سے ثابت ہوگا۔ کہ مولوی صاحب نے مسیح موعودؑ کی کلام کو بگاڑنے میں کس قدر خیانت سے کام لیا ہے۔ ان میں سے ایک حوالہ حسب ذیل ہے:۔

مولوی محمد علی کی تحریر کا حوالہ جس میں انہوں نے ان الفاظ کو عمداً ترک کیا۔ جو ان کے مطلب کے منافی تھے۔ اور جن کو حوالہ مقابل میں موٹا کرکے لکھا گیا ہے ؛

حضرت مسیح موعودؑ کی الوصیت کا حوالہ ج ان الفاظ خط کشیدہ کے جن کو مولوی محمد علی صاحب نے اپنے مطلب کے منافی پاکر عمداً ترک کیا۔

شروع کے الفاظ کو دیکھو کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ؛

تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ **اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں** لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجدیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگی ؛

لئے مولوی صاحب نے ان الفاظ کو عمداً ترک کر دیا۔ یہ ہے مولوی صاحب کی دیانت کا ایک نمونہ جو انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی الوصیت کے الفاظ کو محض اپنے مطلب اور مدعا کے برخلاف پاکر لیکھرامی تحریف سے کام لیا۔ کیا یہ کام کسی مومن حقیقی کا ہو سکتا ہے۔ اور کیا ایسا انسان کسی اعتبار کے لائق ہے۔ فتدبروا یا اولوالالباب ؛

پھر مولوی صاحب کی تحریف کا دوسرا نمونہ حسب ذیل ہے۔ جس میں انہوں نے مسیح موعودؑ کے اپنی نسبت نبی لفظ لکھے ہوئے کو عمداً ترک کرکے ایک لفظ مامور کا استعمال کیا ہے۔ جو ایک غیر نبی پر بھی بولا جا سکتا ہے چنانچہ وہ حوالہ حسب ذیل ہے:۔

مولوی محمد علی کی تحریر کا حوالہ جس میں اس نے مسیح موعودؑ کے لئے نبی کے لفظ کے استعمال شدہ الفاظ کو عمداً ترک کرکے اس کی جگہ مامور کا لفظ استعمال کیا ہے ؛

حضرت مسیح موعودؑ کی الوصیۃ کا حوالہ خط کشیدہ جس میں مسیح موعود نے اپنی نسبت نبی کا لفظ استعمال کیا ہے۔

؎ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ ایک مامور کی وفات کے بعد جب مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا ..... تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے" (نوٹ رسالہ الوصیت صہ)

؎ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ ایک مامور کی وفات کے بعد جب مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا ..... تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے" (الوصیۃ صہ)

؎ الوصیۃ صہ کے آخری در صفحہ ۶ کے شروع کے الفاظ یہ ہیں "کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا

؎ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ ..... تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گری ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے" (الوصیۃ صہ)

اب دونوں حوالوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے اپنی نسبت صاف اور صریح لفظوں میں نبی لکھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئے الفاظ کاٹ کر اپنی تحریر میں صرف مامور پر کفایت کی ہے۔ حالانکہ ان دونوں صفحوں میں مامور کا لفظ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی نسبت ایک دفعہ بھی استعمال نہیں کیا بلکہ صاف اور صریح لفظوں میں اپنے آپ کو نبی اور رسول کہا ہے۔ اور قرآن شریف کی آیت کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی کے مفہوم کا مصداق بعینہٖ ویسا ہی اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ جیسا کہ دوسرے انبیاء علیہم السلام مثلاً حضرت نبی کریمؐ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو دیا ہے۔ پس کیا یہ بات مولوی صاحب کی خیانت کی ایک زبردست دلیل نہیں جو اس نے مسیح موعودؑ کے لئے لفظ نبی کاٹ کر اپنی تحریر میں نبی کی بجائے مامور کا لفظ لکھا ہے۔ افسوس اور صد افسوس ؛

پھر مولوی صاحب نے ایک اور غضب کیا ہے۔ وہ یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی طرف ایک ایسی غلط اور بھدی بات کو منسوب کیا ہے۔ جو آپ نے ساری الوصیت میں کہیں بھی نہیں فرمائی۔ اور اس پر مولوی صاحب کی شوخی دیکھئے کہ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب کے الفاظ یہ ہیں :۔

"امر مشترک ان تینوں مثالوں میں یہ ہے۔ کہ جماعت کی ایسی کمزور حالت کے وقت ایک نبی یا مامور وفات پاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ پھر اپنی تائید اور نصرت اس جماعت کے شامل حال کرتا ہے اور بس۔ خواہ وہ نصرت کسی طرح پر ہو۔ بلکہ اس کی تصریح خود حضرت مسیح موعودؑ نے آگے چل کر کر دی ہے۔ کہ ان ماموروں کے بعد جو خود کسی نبی کے خلیفہ ہو کر آتے ہیں۔ یہ تائید برنگ خلفاء نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ تو خود خلیفہ ہوتے ہیں۔ اور خلافت در خلافت ایک بے معنی بات ہے"

اب اس تحریر میں مولوی صاحب نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے۔ کہ گویا مسیح موعودؑ نے کہیں الوصیت میں یہ تصریح کی ہے۔ کہ "ان ماموروں کے بعد جو خود کسی نبی کے خلیفہ ہو کر آتے ہیں۔ یہ تائید برنگ خلفاء نہیں ہوتی" میں مولوی صاحب سے بڑے زور سے اس تصریح کا حوالہ پوچھتا ہوں۔ جس میں مسیح موعودؑ نے ایسے الفاظ اشارتاً یا کنایتاً بھی لکھے ہوں۔ جو آپ نے انکی طرف منسوب کئے۔ حالانکہ مولوی صاحب خود اس امر کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ نے الوصیت میں کہیں بھی خلیفہ کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں :۔

"بعض اور وجود کا لفظ صاف بتاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذہن میں قطعاً کوئی سلسلہ خلفاء نہ تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ساری الوصیت میں خلیفہ کا لفظ نہیں آیا" (نوٹ صـ الف)

پھر مولوی صاحب خود ہی فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعود نے تصریح کی ہے۔ کہ مامور خلیفہ کا خلیفہ نہیں ہوتا۔ پس اگر وہ تصریح ہے۔ تو آپ کی دوسری بات غلط ہے۔ اور اگر دوسری صحیح ہے تو پہلی غلط۔ پھر ماسوا اس کے مندرجہ بالا حوالہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ الفاظ کہ "انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے" ہرگز الوصیت کے نہیں۔ پس اس طرح پر بھی آپ کو موت ہے +

پس اے وے لوگو! جو اپنے اندر کچھ بھی ایمان اور دیانت کا حصہ رکھتے ہو۔ خدارا سوچو۔ کہ ایک ایسا شخص جو محض اپنی مطلب براری کے لئے من گھڑت طور پر حضرت مسیح موعودؑ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتا ہے۔ جس کا نام و نشان بھی آپکی تحریروں میں نہیں پایا جاتا۔ ایسا شخص شرعاً عرفاً عقلاً کس خطاب کا مستحق ہو سکتا ہے ؛

خلافت محمودیہ و مصلح موعود

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام نے "المصلح الموعود" ایک رسالہ لکھا تھا۔ جس میں یہ ثابت کرنیکی ناکام کوشش کی تھی۔ کہ جس "مصلح موعود" کی حضرت مسیح موعودؑ نے بشارت دی ہے۔ وہ حضرت اقدس علیہ السلام کی صلبی اور حقیقی اولاد میں سے نہیں ہوگا۔ بلکہ تین سو سال بعد آپ کے پیروؤں میں سے ایک شخص ہوگا۔ امیر پیغام کے اس عجیب و غریب دور از صداقت رسالہ کا جواب خلافت محمود اور المصلح موعود میں خاکسار ایڈیٹر فاروق نے دیا تھا۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ ایک کاپی منگا کر ملاحظہ کریں ناپسند ہو تو قیمت واپس۔ قیمت ایک کاپی معہ...

احمدی مشن

ایک غلط فہمی کا ازالہ

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

قادیان ۱۵ اگست ۱۹۳۰ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

انسان کتنی ہی احتیاط سے کوئی بات کرے۔ پھر بھی میں نے دیکھا ہے۔ بعض لوگوں کو اس کے متعلق

غلط فہمی

ہو جاتی ہے۔ اور جب تک متواتر تفصیل اور وضاحت سے بات نہ سمجھائی جائے۔ بہت سے لوگ اس کے سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ میں نے پچھلے دنوں میں اور اتفاق یہ ہے۔ کہ پچھلے ہی

جمعہ کے خطبہ میں

اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ ہمارے احباب ان مصائب میں جو عام مسلمانوں پر پڑ رہے ہیں۔ اور جو خواہ ہماری جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا نہ رکھتے ہوں۔ ایسا ہمدردانہ رویہ اختیار کریں جو دوسرے مسلمانوں کی راہنمائی کا موجب ہو۔ اور مسلمانوں میں ایسی

تحریک اتحاد

کی رَو چل پڑے۔ جس کے ماتحت وہ مشترک امور میں اپنے اختلافات بھول کر ایک دوسرے کی تائید اور تقویت کے لئے طیار ہو جائیں۔ میں مسلمانوں کے

تفرقہ اور شقاق

کو دیکھتے ہوئے ایک عرصہ سے یہ نصیحت کرتا آیا ہوں اور اتفاق ایسا ہوا۔ کہ پچھلے جمعے خطبہ اسی پر پڑھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ کہتا چلا آیا ہوں۔ کہ یہ امر ہمارے لئے دوسرے درجے پر ہے۔

اصل فرض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہمارے ذمے لگایا گیا ہے وہ اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احمدیت ہے۔ اور جب تک مشترکہ امور میں اتحاد کا کام ہمارے اس فرض میں روک نہیں بنتا۔ جب تک یہ کام ہماری قوتوں کو کمزور نہیں کرتا۔ اور جب تک یہ کام ہمارے ارادوں کو اصل فرض سے جدا نہیں کرتا۔ اس وقت تک ہم ہر طاقت و قوت اور ہر ذریعہ اس کے کامیاب بنانے کے لئے خرچ کرنے کو طیار ہیں۔ لیکن اگر ایسا ہو۔ کہ اس کام میں حصہ لینا ہمارے اصل مقصد میں روک ہو جائے۔ ہمارے اصل فرض میں کمزوری پیدا کر دے۔ تو ہم اس کا خیال چھوڑ دینگے۔ اور اصل کام کو جو خدا تعالےٰ نے مقرر کیا ہے مقدم کر لیں گے۔ مگر باوجود اس کے کہ متواتر میں نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں اور بعض افراد اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکے۔

۲۷ء میں

میں نے جب یہ تحریک کی۔ تو خبر آئی تھی۔ کہ بعض جماعتیں اور بعض افراد تبلیغ احمدیت میں کمزوری دکھا رہے ہیں بعض لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ پیدا ہو رہا ہے کہ اگر ہم

تبلیغ احمدیت

کریں گے۔ تو لوگ ہمارے ساتھ نہیں ملیں گے حالانکہ اگر لوگ مشترکہ امور میں اس لئے ہمارے ساتھ نہیں ملتے۔ کہ ہم اپنے مذہب کو پھیلاتے اور اپنے عقائد کی تبلیغ کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں سے ہمیں اتحاد کی ضرورت نہیں ہم اہلحدیث سے کبھی یہ مطالبہ نہیں کرتے۔ کہ ہم سے اتحاد کے لئے اپنے عقائد چھوڑ دیں۔ اور ان کی تبلیغ نہ کریں نہ کبھی ہم حنفیوں سے یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے عقائد چھوڑ کر اتحاد میں شریک ہوں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اگر حنفی

اپنے عقائد کی تبلیغ

کریں۔ اور ثابت کریں۔ کہ جو عقائد ان کے ہیں وہ درست ہیں۔ نہ صرف ہم اس کے خلاف نہیں ہونگے۔ بلکہ ان کے دلائل بشاشت سے سننے کے لئے طیار ہیں۔ اسی طرح ہم اہلحدیث سے یہ نہیں کہتے۔ کہ اپنا کوئی عقیدہ چھپائیں۔ یا اسے پھیلائیں نہیں۔ اگر وہ پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ اپنے عقائد کی اشاعت کریں۔ بشرطیکہ

فتنہ اور تعصب

سے کام نہ لیں۔ گالی گلوچ نہ کریں۔ تو نہ صرف ہمیں ان پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ بلکہ خوشی سے ان کی مجالس میں جا کر باتیں سننے کے لئے طیار ہیں۔ پس ہم کسی فرقہ سے یہ نہیں کہتے۔ کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ چھوڑ دے یا اپنے عقائد کو چھپائے۔ اس لئے اگر کوئی قوم اشارۃً بھی ہم سے یہ مطالبہ کرے۔ کہ ہم تبلیغ احمدیت چھوڑ دیں۔ تو ہم ایسے لوگوں سے اتحاد کی کوئی پرواہ نہیں کرینگے۔ اگر

مذہب میں دخل اندازی

کے معنے اتحاد ہیں۔ تو اس اتحاد کو ہم نے مدت سے چھوڑا ہوا ہے۔ ہم تو

اتحاد کی تعریف

ہی یہ کرتے ہیں۔ کہ اس میں مذہب کا تعلق نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ تمدنی سیاسی اور ملکی اتحاد ہے۔ اس اتحاد میں ہم شریک ہونا چاہتے ہیں اور دوسروں کو شریک کرنا چاہتے ہیں۔ ورنہ ہم کسی

ایسے سمجھوتے کو لعنت

سمجھتے ہیں۔ جس میں سچائی کو چھپانے کا اقرار کرنا پڑے۔ ہم دوسروں کے لئے بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ وہ اپنے عقائد چھپائیں۔ کجا یہ کہ اپنے عقائد چھپائیں۔ حتیٰ کہ مجھ سے اگر اہلحدیث آ کر کہیں۔ کہ ہم اپنے عقائد کی تبلیغ چھوڑ دیں گے۔ آؤ ہم سے اتحاد کر لو۔ تو خواہ مجھے وہ اپنے عقائد چھوڑنے کے لئے نہ کہیں۔ تو بھی میں اُن سے کہوں گا۔ میں تم سے اتحاد کے لئے طیار نہیں ہوں۔ جب تم نے

اپنے بزرگوں سے وفاداری

نہ کی۔ تو ہم سے کیا کرو گے۔ پس جبکہ میں کسی مخالف سے بھی یہ امید نہیں کرتا۔ کہ وہ اتحاد کی خاطر اپنے عقائد کی تبلیغ نہ کرے۔ مگر باوجود اس قدر وضاحت کے ساتھ بیان کر دینے کے بعض لوگوں کو دھوکا لگا ہے کہ اتحاد کی خاطر تبلیغ نہیں کرنی چاہیئے۔ ایسا شخص بیحد کمزوری دکھاتا اور بڑی

اصلاح کا محتاج

ہے۔ اُسے چاہیئے توبہ کرے۔ اور اس قسم کے خیال کو دل سے نکال دے۔ اگر ہم دوسرے فرقوں کے ساتھ باوجود اس کے کہ وہ اپنے عقائد کی تبلیغ کریں۔ اتحاد کے لئے طیار ہیں۔ تو ان کا کیا بگڑتا ہے۔ اگر ہم باوجود اپنے عقائد کی تبلیغ کے اُن کے ساتھ اتحاد کریں۔ پس

کسی جگہ کی جماعت

کو اس بارے میں کمزوری نہیں دکھانی چاہیئے۔ بلکہ تبلیغ احمدیت اُسی زور سے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ زور سے کرنی چاہیئے۔ بھلا غور تو کرو۔ ہم مذہب کو کس طرح چھپا سکتے ہیں۔ اگر اپنے مذہب کو ہم سچا سمجھتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ پورے زور کے ساتھ اسکی طرف لوگوں کو بلائیں۔ اور اُسے قبول کرنے کی دعوت دیں۔ یہ اُن کے ساتھ

خیر خواہی

ہے۔ نہ کہ دشمنی۔ اور اگر ہم اپنے مذہب کو سچا سمجھ کر دوسروں سے چھپاتے ہیں۔ تو ان پر ظلم کرتے ہیں۔ لیکن اگر دنیا کی نجات۔ مسلمانوں کی ترقی اس میں ہے۔ کہ احمدیت کو چھوڑ دیا جائے۔ تو پھر ہم اس میں رہ کر لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ

دنیا کی اصلاح

کے لئے اپنا ایک مامور بھیجے۔ مگر اس کی تعلیم کو چھپانا۔ لوگوں کی بھلائی کے لئے ضروری ہو۔ اور اُسے پھیلانا مضر ہو۔ اگر یہ صورت تھی۔ تو خدا تعالےٰ کو مامور بھیجنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے۔ وہ سخت غلطی میں پڑا ہوا ہے۔ اور

روحانی بیماری

میں مبتلا ہے۔ جتنی جلدی ہو سکے۔ اُسے اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ جس طرح آج سے پہلے ہمارے تبلیغی جلسے ہوتے رہے۔ وفات مسیح علیہ السلام اور ختم نبوت پر وعظ ہوتے تھے۔ اسی طرح آج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی اور آئندہ بھی ہونے چاہئیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ

ہمارے مخالف

حیات مسیح کا ذکر نہ کریں۔ وہ حیات مسیح کے ثبوت میں جو دلائل رکھتے ہوں۔ بڑی خوشی سے پیش کریں۔ ہم وفاتِ مسیح کا ثبوت دینگے۔ اگر ہم یہ کہیں۔ کہ وہ یہ نہ کہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ اور وہ کہیں کہ ہم یہ نہ کہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ ہیں۔ تو ایک دوسرے کے لئے

اتحاد کا دروازہ بند

کرتے ہیں۔ ہر ایک کے لئے اپنے عقائد پیش کرنے کا دروازہ کھلا ہے۔ ہم اہلحدیثوں سے اتحاد کے لئے یہ مطالبہ نہیں کرتے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا سمجھیں۔ تب ان سے مشترکہ امور میں متحد ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح اہلحدیثوں کو یہ مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ جب تک حدیثوں کو سب پر مقدم نہ کیا جائیگا۔ اتحاد نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح حنفیوں کو یہ مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ اہل حدیث سینہ پر ہاتھ نہ باندھیں۔ اسی طرح اہلحدیث یہ نہ کہیں۔ کہ حنفی رفع یدین کریں۔ تب اتحاد ہو سکتا ہے۔ اگر

سیاسی اور ملکی صلح

اور اتحاد کے لئے یہ شرطیں ضروری ہوں۔ تو بتاؤ اسلام کا کیا باقی رہ جائے گا۔ یہ صلح نہیں ہوگی۔ بلکہ مذہب کو بگاڑنے والی بات ہوگی۔ ہر ایک کا حق ہے۔ جو چاہے عقیدہ رکھے۔ اور جہاں چاہے۔ بیان کرے

وہ لوگ

جو ہمارے ساتھ ملکی اتحاد کرنے کے لئے طیار ہیں۔ اور

وہ اخبار

جو اس مقصد کے لئے ہمارے ساتھ ملکر کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اگر ہمارے خلاف ایسے مضامین شائع نہ کریں۔ جس میں گالی گلوچ ہو۔ تضحیک ہو۔ ہتک ہو۔ بلکہ وہ علمی طور پر حیات مسیح ثابت کریں۔ تو ہم اس پر ذرا بھی بُرا نہیں منائیں گے۔ اسی طرح اگر وہ اس قسم کے مضامین شائع کریں۔ کہ نبوت بند ہو گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ وہ گالی گلوچ سے کام نہ لیں۔ ان کا حق ہے۔ کہ اپنے عقائد بیان کریں۔ اور ہمارا حق ہے۔ ہم اپنے عقائد پیش کریں۔

پچھلے دنوں

ایک دوست

نے بتایا۔ جب یہ افواہ مشہور ہوئی (ابھی یہ افواہ ہی ہے معلوم نہیں۔ پوری ہوتی ہے یا نہیں) کہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب گول میز کانفرنس میں نامزد کئے جائیں گے۔ تو اُس کے خلاف امرتسر میں جلسہ کیا گیا اور کہا گیا۔ کہ وہ مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ احمدی ہیں۔ یہ سُن کر ایک شخص میرے پاس دوڑتا ہُوا آیا۔ اور کہنے لگا۔ دیکھو مسلمانوں کا ایک احمدی نمائندہ منتخب ہونے والا ہے۔ وہ شخص جو دوڑتا ہُوا آیا تھا۔ وہابی تھا۔ میں نے اسے کہا۔ تم اپنی فکر کرنا۔ کوئی حنفی مسلمانوں کا نمائندہ ہو کر نہ چلا جائے۔ وہاں رفع یدین اور دوسرے اختلافی مسائل کا فیصلہ ہونا ہے۔ اگر کوئی حنفی چلا گیا تو تم مارے جاؤ گے۔ وہاں

تو سیاسی مسائل

کا تصفیہ ہوگا۔ وہاں مسلمانوں کے اختلافی مسائل کا کیا دخل کہ کہا جائے احمدی نہ جائے۔ یا اہلحدیث نہ جائے یا حنفی نہ جائے۔ دیکھو۔ ایک ہندو جب کسی مسلمان نام والے کو دفتر سے نکالتا ہے۔ تو یہ نہیں پوچھتا۔ کہ تم حیاتِ مسیح کے قائل ہو۔ یا وفاتِ مسیح کے۔ تمہارے نزدیک اب کوئی نبی آسکتا ہے یا نہیں۔ وہ صرف یہ دیکھتا ہے۔ کہ اس کا نام اسلامی ہے۔ اور یہ مسلمان کہلانے والوں میں سے ہے۔ جب مسلمانوں کا کوئی سوال ہوگا۔ تو یہ مسلمانوں کی طرف ہوگا۔ اس لئے وہ اسکی مخالفت کرتا ہے۔ اسی لئے میں اس کوشش میں لگا ہُوا ہوں۔ کہ سیاسی اور تمدنی اور ملکی مسائل جن میں حیات و وفات مسیح کا تعلق نہیں۔ نبوت کے جاری رہنے یا بند ہونے کا تعلق نہیں۔ بلکہ محض مسلمان ہونے کا تعلق ہے۔ اُن میں

سارے کے سارے مسلمان

اکٹھے ہو جائیں۔ ہم کسی سے یہ نہیں کہتے کہ وفاتِ مسیح کے مسئلہ کو مان لو۔ تب متحدہ مقاصد میں متحد ہونگے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کو تسلیم کر لو۔ پھر ملکی مسائل میں اتحاد ہوگا۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ متحدہ اور مشترکہ امور میں متحد ہو جائیں۔ یہ ان لوگوں کی کمزوری ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس قسم کے اتحاد کے لئے تبلیغ احمدیت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جب تک وہ یہ کمزوری دکھائیں گے۔ لوگ ان سے یہی امید رکھیں گے۔ کہ وہ ایسا کریں۔ لیکن جب وہ کہدینگے کہ دنیوی امور و سیاسی حقوق کے لئے ہم

سب سے آگے بڑھکر

کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور سب سے زیادہ قربانی پر آمادہ ہیں۔ لیکن اگر ہم سے

دین کی قربانی

چاہی جائیگی۔ تو ہمارا راستہ اور ہے اور تمہارا اور ھذا فراق بینی وبینکم۔ اتحاد کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک دوسرے کی تضحیک نہ کی جائے۔ استہزاء نہ کیا جائے۔ گالی گلوچ نہ کی جائے۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ذاتی حملے کئے جائیں۔ اور ہمارا دل دکھانے کے لئے کئے جائیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسے لوگوں کے دل بغض سے بھرے ہُوئے ہیں۔ اور وہ لڑنا چاہتے ہیں۔ ابھی

شملہ میں تین آدمی

مجھ سے ملنے آئے۔ ان کے آنے کی اطلاع پر میں ان سے ملنے کے لئے باہر آگیا۔ ان میں سے ایک نے پہلی بات جو کی وہ یہ تھی۔ کہ یہ کونسا اسلامی طریق ہے۔ کہ آپ اندر بیٹھے رہیں۔ اور لوگ باہر انتظار کریں۔ اس کے بعد دوسرے نے کوئی اور بات شروع کی۔ تو پہلے نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے۔ جس طرح لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ نوکری کرتے کرتے جب اس کے قابل نہیں رہتے۔ تو نبوت کا دعویٰ کر دیتے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ خود اس انسان کی سچائی کے گواہ ہیں۔ جس کی نسبت اس قسم کے الفاظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتعال کر رہے ہیں۔ آپ کسی اور جماعت کے امام کے پاس جاکر اس طرح نہیں کہہ سکتے۔ لیکن میرے سامنے کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں۔ میں نے اس کا جواب نہیں دینا۔ غرض ان صاحب نے اس قسم کی باتیں کیں۔ کہ ان کے ساتھی کو دو دفعہ کہنا پڑا۔ کہ ان کی طبیعت میں جوش بہت ہے۔ آپ برا نہ منائیں غرض اس قسم کے حرکات معیوب ہیں۔ ورنہ ان کا حق ہے۔ کہ اپنے عقائد کی تبلیغ کریں۔ اور ہمارا حق ہے ہم اپنے عقائد کی تبلیغ کریں۔ اس سے روکنے کا نہ انہیں حق ہے۔ نہ ہم انہیں روکتے ہیں۔ ہاں

زائیات

کو درمیان میں لاکر گالیاں دینا برا ہے۔ دیکھو جب کوئی ثابت کر دے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا۔ تو سمجھنے والے آپ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے نہیں لیکن اگر کوئی آپ کا نام لے کر کذاب اور جھوٹا کہیگا تو اس سے یقیناً ہمارا دل دکھے گا۔ اس دلآزاری اور تکلیف ہی کے بچنے کو مجھوکر اپنے عقائد کی تبلیغ کرنے کے باقی سارے راستے کھلے ہیں۔ اور کسی کا حق نہیں۔ کہ کسی سے اپنے عقائد کی تبلیغ نہ کرنے کا مطالبہ کرے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ

معقول لوگ

اس قسم کا مطالبہ نہیں کر رہے۔ بعض لوگ ہیں۔ اور بعض اصلاح کے محتاج ہوتے ہی ہیں۔ ان کی اصلاح ضروری ہے۔ اور ان کی اصلاح اسی طرح ہوگی۔ کہ ہم اتحاد کی کوشش کے ساتھ تبلیغ احمدیت بھی کرتے رہیں۔ تاکہ انہیں اسے برداشت کرنے کی عادت ہو۔ کوئی بات برداشت کرنے کی اہلیت شوق سے ہی پیدا ہوا کرتی ہے۔ اور اس بارے میں شوق اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ دوسرے لوگ اپنے عقائد کی تبلیغ کریں اور ہم اپنے عقائد کی۔ ایک دوسرے کی مجالس میں شامل ہوں۔ اور ایک دوسرے کی رواداری کی داد دیں۔ اپنی باتیں سننے کا ایک دوسرے کو موقع دیا جائے۔ اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ تو پھر دیکھو کتنی جلدی متحدہ امور میں اتحاد ہو سکتا ہے۔ پس جن لوگوں نے یہ سمجھا ہے۔ کہ تبلیغ احمدیت نہیں کرنی چاہیئے۔ انہوں نے بالکل غلط سمجھا ہے۔ اور میرے منشاء کے خلاف سمجھا ہے۔ ایسے لوگوں کے فعل کو میں کسی طرح پسند نہیں کر سکتا۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ ایسی جماعتیں

خدا کے عذاب میں

گرفتار نہ ہو جائیں۔ کیونکہ سچائی کا چھپانا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہمیں خدا کی ذات پر توکل ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی دوسروں کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے ان کے آگے گر جاتا ہے۔ اور پھر بھی وہ اس کو پیستے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ اس کی مدد کریگا۔ مجھے پہلے ہی

شکایت

ہے۔ کہ جماعتیں تبلیغ میں سست ہیں۔ اور میں کئی بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ پھر کس طرح برداشت کیا جا سکتا ہے۔ کہ

سیاسی مصلح

کے لئے تبلیغ نہ کی جائے۔ تمام جماعتوں کو تبلیغ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور

میں اعلان کرتا ہوں

کہ جس علاقہ کے احمدی اس سال ایک ہزار مرد احمدیت میں داخل کر دینگے (مرد کے ساتھ چونکہ اس کا خاندان بھی احمدیت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس لئے مردوں کی شرط لگائی گئی ہے۔ ورنہ یہ مطلب نہیں کہ عورتوں کو احمدیت میں داخل کرنا ضروری نہیں۔ مرد اپنے ساتھ اپنا کنبہ بھی لاتا ہے۔ اس لئے یہ شرط رکھی گئی ہے) پس جس ضلع کی جماعتیں

ایک ہزار مرد

احمدیت میں داخل کر دیں گی۔ ہم سمجھیں گے وہ حقدار ہیں۔ کہ انہیں مستقل مبلغ دے دیا جائے۔ جو اس ضلع میں کام کرے۔ پس جو جماعتیں چاہتی ہیں۔ کہ احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے احمدیت کی تبلیغ کے لئے نظام جماعت کو درست اور مضبوط کرنے کے لئے انہیں مستقل مبلغ مل جائیں۔ وہ کوشش کریں۔ کہ ایک ہزار مرد جماعت میں داخل کر دیں۔ یہ سودا ہمارے لئے بھی مہنگا نہ ہوگا۔ اس سے آگے اور ترقی ہو گی۔ اور چندہ میں بھی زیادتی ہو جائیگی۔ جس سے تبلیغ کے اخراجات پورے ہو سکیں۔ میں اس اعلان کو اور وسیع کر کے کہتا ہوں۔ اگر

کوئی شخص

بھی ایک ہزار مرد سلسلہ میں داخل کر دے۔ تو اسے بھی مستقل مبلغ دیدیا جائیگا۔ غرض تبلیغ کو بہت وسیع کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے بہت بڑا میدان پڑا ہے۔ ابھی تک ہم نے

ہندوؤں میں تبلیغ

کرنے کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے کرشن کے الہام کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کا نام مجری اللہ فی حلل الانبیاء رکھا ہے۔ یعنی آپ سارے انبیاء کے بروز اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل بروز تھے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ساری دنیا کے لئے آئے تھے۔ تو آپ بھی ساری دنیا کیلئے مبعوث کئے گئے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ عیسائیوں یہودیوں۔ بدھوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں

سب کو مسلمان بنائیں

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس وضاحت اور تشریح کے بعد آئندہ کوئی صاحب دھوکا نہ کھائیں۔ اور مجھ تک اس قسم کی بات نہ پہنچے گی۔ کہ کوئی مبلغ گیا۔ تو اسے کہدیا گیا:۔

سلسلہ کے متعلق لیکچر

نہ دیا جائے۔ کیونکہ لوگ ناراض ہو جائیں گے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ ایسی آواز پھر میرے کان میں نہ پہنچے گی اور جماعت کے لوگ دنیوی اتحاد کی خاطر خدا کے اتحاد کو ترک نہ کریں گے۔ خدا تعالےٰ انہیں توفیق دے۔ کہ جو فرض اس نے ہمارے ذمہ لگایا ہے۔ اس سے ہم ایک منٹ بھی غافل نہ ہوں۔ بلکہ ہم اس کے متعلق ہر آنے والے دن میں پہلے سے بھی زیادہ عمدگی اور چستی سے کام کریں:

(الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانند کی مشکش

آریہ سماج کی موجودہ حالت

اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

(۱)

آریہ "اخبار پرکاش" بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۳۰ء میری نظر سے گذرا۔ اس میں ایک ایڈیٹوریل بہ عنوان "ویدپر بچار ہو چکا" مجھے نظر پڑا۔ میں نے اسے بغور دوبارہ پڑھا ایڈیٹر کا آریہ سماج کی یا یوں کہنا چاہیئے ویدوں کی موت پر رونا دھونا دیکھکر دل میں ہمدردانہ جذبات نے جوش مارا۔ کہ اُن سے اظہار ہمدردی کیا جائے۔ اور ان کو تسلی دی جائے۔ کہ اس مردہ کے لئے یونہی مقدر تھا۔ اب اس کے ماتم کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ بلکہ زندہ کے دامن کو پکڑ لیں۔ تاکہ اس اندھکار سے جو بقول انکے دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ جس میں دنیا ٹھوکریں کھا رہی ہے نکل کر راہ راست پر آجائیں۔ اور ٹھوکریں کھانے سے بچکر سلامتی حاصل کریں۔ ہاں اُن کو جو ویدوں کے متعلق لاعلمی کی بنا پر بعض حسن ظنیاں ہیں۔ جن کی بنا پر ان کو ویدوں کی موت کا صدمہ پہنچتا ہے۔ میں اُن کے متعلق کچھ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سب کچھ ویدوں سے لاعلمی اور ناواقفیت پر مبنی ہے۔ ورنہ ویدوں میں ایسی خوبیاں ہرگز نہیں۔ اور اگر اُن میں بعض باتیں پائی بھی جائیں۔ تو وہ کوئی ایسی باتیں نہیں جن کی وجہ سے اب ویدوں کے ماتم کے لئے دائمی پھوڑی بچھا کر بیٹھ جانا چاہیئے۔ کیونکہ اب ایک ایسی کتاب موجود ہے۔ جس میں وہ تمام خوبیاں جن کا کسی گیان کی کتاب میں ہونا ضروری ہے موجود ہیں۔ چنانچہ اب میں ترتیب وار مہاشا کرشن کی ویدوں کے متعلق جو حسن ظنیاں ہیں ان پر روشنی ڈالتا ہوں +

پہلی حسن ظنی یا لاعلمی

"وہ وید جو پرماتما کا گیان ہے۔ وہ وید جو سرشٹی کے آرنبھ میں دنیا کو دیا گیا"

یہ آپ کی ویدوں کے متعلق پہلی حسن ظنی ہے۔ جس کے یقین کی بنا پر آپ کو ویدوں کی موت کا صدمہ زیادہ تکلیف دے رہا ہے۔ اگر اُن کی یہ حسن ظنی یا غلط فہمی دور ہو جائے۔ تو اُن کا صدمہ بہت حد تک کم ہو جائے گا۔ ویدوں کے متعلق یہ کہنا کہ وہ پرماتما کا گیان ہے ویدوں سے بے جا حسن ظنی یا ویدوں سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ موجودہ ویدوں کو ایشوری گیان تب کہا جائے۔ اگر یہ ایشور کے متعلق کوئی ایسی تعلیم بیان کرتے۔ جس سے ایشور کی تصویر ایسی کھنچ جائے۔ کہ ایشور سے محبت پیدا ہو۔ اور پھر اس تک پہنچنے کا کوئی راستہ بتاتے۔ اور وہ طریق اس تک پہنچنے میں ممد و کارآمد بھی ہوتا۔ اب ہم ان دونو پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ کہ موجودہ وید نہ تو ایشور کی کوئی ایسی تصویر کھینچتا ہے۔ جسے دیکھ کر ایشور سے محبت پیدا ہو۔ اور نہ ہی اُس تک پہنچنے کا کوئی ٹھیک راستہ بتاتا ہے۔ جو تصویر اور راستہ وہ پیش کرتا ہے وہ گھناؤنا اور دشوار گذار ہے ؛

ایشو اور وید

ہر ایک شریف اگر کسی کو دوست بنانا چاہتا ہے۔ تو ایسی ہستی کو تلاش کرتا ہے۔ جو معزز و مکرم ہو۔ جس میں اخلاق فاضلہ حمیدہ پائے جائیں۔ جس کے اعلیٰ علم اور طاقت سے کسی فائدہ پہنچے۔ کوئی معزز انسان کسی چور۔ ڈاکو یا جاہل کو اپنا دوست بنانا پسند نہیں کرتا۔ بلکہ ایسی ہستی کے پاس بیٹھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ لیکن وید جس ایشور کو پیش کرتا ہے۔ وہ رذیلہ اخلاق اور صفات ذمیمہ سے متصف ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

ایشور جاہل ہے

علم بہت بڑی دولت ہے۔ خوبیوں میں اعلیٰ خوبی ہے۔ اور ایشور کے لئے تو لازمی ہے۔ کہ علیم کل بلکہ علوم کا سرچشمہ ہو۔ کیونکہ اگر اُس کا علم کامل نہیں۔ تو وہ دنیا کے حالات سے واقف نہیں رہ سکتا۔ اور جب واقف نہیں تو کسی کو کسی کے اچھے یا بُرے فعل کا اچھا یا بُرا بدلہ نہیں دے سکتا۔ اور لاعلمی کی وجہ سے دنیا کا انتظام بھی نہیں کر سکتا۔ جس سے اک کہرام اور سکھا شاہی مچ جانے کا امکان ہے۔ پس ایشور کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس صفت سے جو کہ ایشور کے لئے لازمی اور ضروری ہے۔ اعلیٰ طور پر متصف ہو۔ لیکن وید ایشور کے علم کے متعلق جو بیان دیتا ہے۔ وہ ستیارتھ پرکاش اردو باب چہارم صفحہ ۱۵۱ پر اس طرح ہے۔ ویدمنتر کا ترجمہ سوامی دیانند مہاراج نے یہ لکھا ہے:۔

"اے عورت مرد جیسے دیور کے ساتھ بیوہ یکجا ہو۔ اور بیاہی عورت اپنے خاوند سے ہمبستری کر کے اولاد کو ہر طور پیدا کرتی ہے ویسے تم دونو بیاہتا عورت مرد کہاں رات اور کہاں دن میں بسے تھے؟ کہاں اشیاء کو حاصل کیا؟ اور کس وقت اور کہاں رہتے تھے۔ تمہارے سونے کی جگہ کہاں ہے؟ نیز کون ہو یا کس ملک کے ہو؟"

مندرجہ بالا عبارت میں خط کشیدہ الفاظ قابل غور ہیں۔ ایشور مہاراج کسی نیوگی جوڑے سے دریافت کرتے ہیں۔ اور کیا ہی مہذبانہ سوالات کرتے ہیں کہ آپ رات کو دونو کہاں ..... ہوئے تھے۔ کہاں کے رہنے والے ہو۔ کہاں سے یہ جائفل جاوتری وغیرہ کے پان ماصل کئے تھے؟ آپ کے سونے کی جگہ کہاں ہے؟ نامعلوم ایسی جگہ دریافت کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ اس تہذیب اور شرافت کو جس کا مظاہرہ اس ویدمنتر میں کیا گیا ہے نظر انداز کرتے ہوئے اگر خط کشیدہ الفاظ پر غور کریں تو ایشور مہاراج کے یہ تمام سوالات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آپ ان امور سے لاعلم محض ہیں۔ پس جو ہستی محدود العلم ہو۔ وہ خدا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایشور خدا کے واسطے علیم کل ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں۔ اسی طرح اور بھی کئی حوالے ہیں۔ جن میں ایشور مہاراج کی علمی ترقی کا ذکر ہے۔ ترقی اسی شے میں ہوا کرتی ہے۔ جس میں پہلے کمی ہو۔ پس وید ایشور کے متعلق بتاتا ہے۔ کہ وہ سنی سنائی اٹکل پچو باتوں پر اپنا کاروبار چلا رہا ہے۔ کم علم اور بہت سی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتوں سے لاعلم وجاہل ہے۔ پس اہل علم کو تو ایسے ایشور سے تعلق پیدا ہی نہیں کرنا چاہیئے۔

عذر نامعقول کا رد

بعض آریہ دوست اس منتر پر کئے ہوئے اعتراض کا جواب یہ دیتے ہیں۔ کہ ایشور مہاراج کے سوال و جواب کا یہاں کوئی تعلق نہیں۔ جس سے ایشور کے لاعلم ہونے کا نتیجہ نکالا جائے۔ بلکہ یہ ایشور نے ہمیں بتایا ہے کہ تم جب کبھی کسی سے ملا کرو۔ اس سے ایسے سوالات کیا کرو۔ واہ کیا ہی توجیہہ ہے۔ اگر یہی ویدوں کا ایشوری گیان ہے۔ اور ایسے ہی ویدک وداں میں جو ایسی توضیح کرنے والے ہیں۔ تو اس مُردہ کا دریا سے پار ہو جانا ناممکن ہے۔ اور یہ بھی معلوم رہے۔ یہ توضیح وتشریح ویدک دھرم کے مایہ ناز مشہور ومعروف پرچارک دھرم بھشکو جی مہاراج کی ہے۔ کیوں نہ ہو فکر ہر کس بقدر ہمت اوست شائد آپکے ارشد لکھنوی یاد آگئے۔ سنئے یہ عذر نامعقول کئی وجوہات سے نامقبول ہے۔

وجہ اوّل

اس منتر کے آگے پیچھے کہیں بھی یہ کوئی ہدایت نہیں۔ کہ اے لوگو میں ایشور تم کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک ملنے والے یا آئے ہوئے مہمان سے حسب ذیل سوالات کیا کرو۔

وجہ دوم

اگر پنڈت دھرم بھشکو جی مہاراج آج زندہ ہوتے۔ تو ہم ان سے پوچھتے۔ کہ انہوں نے کبھی اپنے ملنے والوں یا آئے ہوئے مہمانوں پر یہ سوالات کئے۔ یا اُن سے کسی آریہ نے آج تک کئے ہوں۔ یا کیا وہ حلف اٹھا کر یہ بیان دے سکتے ہیں۔ کہ کسی مہذب اجنبی یا مہمان سے علی الترتیب ایسے سوالات کرنا خلاف تہذیب نہیں۔ وہ ضرور اقرار کرتے۔ کہ واقعی یہ خلاف تہذیب ہے۔ پس یہ اقرار کرنا پڑیگا۔ کہ اس منتر سے ایشور مہاراج نے اجنبیوں یا مہمانوں سے ایسے سوالات کرنے کی ہدایت کی۔ جو کہ خلاف تہذیب ہیں۔ اور اسی وجہ سے کہیں بھی اور کسی سے بھی یہ سوالات نہیں کئے جاتے اور ایسے بدتہذیبی کے سوالات سکھانے والے کی بدتہذیبی ظاہر ہے۔ ایشور کو بدتہذیب ماننا پڑیگا۔ بدتہذیبی بھی تہذیب اور شائستگی سے لاعلمی اور کم علمی سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ اور بھی گری ہوئی حالت ہے۔ کوئی پہلو اختیار کرو۔ ایشو مہاراج کے متعلق وید بھگوان نے جو بیان دیا ہے۔ وہ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ ایشور کوئی اعلیٰ اوصاف سے متصف نہیں۔ پس ایشوری گیان وہ کتاب ہو سکتی ہے۔ جو ایشور کے متعلق اعلیٰ اوصاف بیان کرے۔ لہذا ثابت ہوا۔ کہ وید ایشوری گیان نہیں +

ویدکا ایشور کے متعلق تیسرا بیان

ستیارتھ پرکاش باب آٹھواں سوال نمبر ۶۲ کے جواب میں سوامی جی حسب ذیل عبارت تحریر فرماتے ہیں:۔

"پہلے زمین وغیرہ کی پیدائش ہوئی۔ کیونکہ زمین وغیرہ کے بغیر انسان کا (بلکہ ہر زمین کے سہارے ٹھہرنے والی چیز کا گویا تمام عالم کا کیونکہ تمام عالم دو طرح سے قائم ہے۔ ایک زمین کے ساتھ چھوا یا زمین سے کسی نہ کسی حالت میں جڑا ہوا یا دوسری حالت میں ہے۔ یعنے زمین سے جسم کے لحاظ سے الگ۔ لیکن زمین کی کشش سے قائم جیسا کہ سورج چاند اور ستارے وغیرہ زمین کے ساتھ مناسب کشش سے قائم ہیں۔ ان میں سے اگر ایک چیز اپنی کشش اور تعلق چھوڑ دے۔ تو تمام عالم درہم برہم ہو جائے۔ پس ہر ایک چیز کی پیدائش سے پہلے زمین کا ہونا ضروری ہے"

لیکن وید بھگوان فرماتے ہیں۔ کہ ایشور نے زمین کے پیدا کرنے سے تین سال پہلے بوٹیاں پیدا کیں اور آدمی بھی پیدا کئے۔ جو ان کو استعمال میں لاتے تھے۔ اب ویدکا ایشور کے متعلق یہ بیان ایشور پر افترا ہے۔ کہ ایشور کے متعلق ایسی بات کہہ دی۔ جو عقلاً ہرگز درست نہیں یا ایشور نے فی الواقع کوئی ایسی حرکت کرنے کی کوشش کی جو کہ عقلاً لاحاصل اور ناممکن تھی جسے سوامی جی نے معقول طور پر غلط قرار دیا ہے۔ پس ہر پہلو سے ویدکا ایشور کے متعلق یہ بیان قابل اعتراض ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ موجودہ وید ایشوری گیان نہیں۔ جب ایشوری گیان نہیں۔ تو مہاشہ کرشن کو جو موجودہ ویدوں کے مُردہ ہو جانے سے صدمہ پہنچا تھا۔ وہ ان کی غلط فہمی پر مبنی تھا۔ وید کوئی ایسی خوبیوں والی کتاب نہیں۔ جیسا کہ انہوں نے سمجھ لیا تھا۔ لہذا ان کا ایسے مُردہ کے ماتم کے لئے صف ماتم بچھا لینا عقلمندی پر دال نہیں +

ویدکا ایشور کے متعلق تیسرا بیان

وید ایشور کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ ایشور مہاراج چور اور چوروں کے سرغنہ ہیں۔ جو کتاب ایشور جیسی مقدس وپوتر ہستی کے متعلق ایسے الفاظ بیان کرے۔ جو ایک مہذب اور شریف انسان کے لئے بھی استعمال نہیں کئے جا سکتے۔ کیسے ایشوری گیان ہو سکتی ہے۔ مہاشا کرشن غور کریں۔ ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ کہ کیا ایسی کتاب کو ایشوری گیان کہا جا سکتا ہے۔ جو ایشور کے اوصاف اور اخلاق کو ایسے گھناؤنی شکل میں پیش کرے۔ ہرگز نہیں۔ یہ تو چند حوالے مشتے از خروارے کے طور پر ہیں۔ ورنہ اس قسم کے اور بیسیوں حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔

ویدمردہ ہوگیا

پھر آگے چل کر مہاشا کرشن تحریر فرماتے ہیں:۔

"کہ جن آریہ سماجوں نے وید پرچار کا بھار اپنے ذمہ لیا تھا۔ ان کی تعداد کئی پرانتوں میں تسلی بخش ہے۔ لیکن کام تسلی بخش نہیں۔ اکثر سماجیں نام کی سماجیں ہیں"

مہاشا جی فرماتے ہیں۔ کہ کوئی سماج نہیں۔ جو وید پرچار کر رہی ہیں۔ سب ویدوں سے کوسوں دُور ہیں۔ گویا وید پرچار بالکل بند ہے۔ وید مُردہ ہو چکے ہیں۔ اب ان کی آواز کہیں سنائی نہیں دیتی۔ صرف بعض سماجیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو سالانہ جلسہ کروا چھوڑتی ہیں۔ مہاشہ جی کے نزدیک یہ کام نہیں۔ لہذا آریہ سماجیں عام کی سماجیں رہ گئی ہیں۔ کام کوئی نہیں رہا۔ وید پرچار قطعاً بند ہے۔ ویدوں کے عالم آریہ سماج میں نہیں ہیں۔ جیسا کہ بعض سرکردہ آریہ سماجیوں کے بیانات سے ظاہر ہے۔ اگر ضرورت پیش آئی۔ تو کسی وقت ہم ان کو شائع کر دینگے۔

چند سال ہوئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے لوگڈھ ضلع امرتسر میں لیکچر دیتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"کہ یہ مت دیکھو۔ کہ آریہ سماج کے سکول ہیں۔ مندر ہیں۔ ان کے لیکچرار ہیں۔ بلکہ آریہ سماج مذہب کے لحاظ سے مردہ ہو گئی ہے"

یہی بات آج آریہ سماج خود کہہ رہی ہے۔ وہ قوم جو کہ مالدار ہو۔ صاحب رسوخ ہو۔ دنیوی علم اور دولت میں بڑھی ہوئی ہو۔ جو کبھی یہ دعوی اور اعلان کیا کرتی تھی۔ کہ وید اوم کا جھنڈا (خاکسار مدثر) کعبۃ اللہ میں گاڑیگی۔ آج خود اقرار کر رہی ہے۔ کہ وہ مذہب کے لحاظ سے مر گئی۔ ان کا مذہب مردہ ہو گیا۔

اس کی وجہ

اس کے اسباب عیاں ہیں۔ اس قوم نے اپنی بدزبانی۔ دل آزاری۔ دریدہ دہنی اور مقدسین کو گالیاں دینے میں بہت بے باکی سے کام لیا۔ اس کے بانی اور چیلوں نے اس بری بات کو اپنی فطرت میں داخل کر لیا۔ چنانچہ اسی قوم کے بعض سرکردہ ممبروں کی تحریریں ہمارے پاس موجود ہیں۔ کہ آریہ سماج کے مصنف۔ لیکچرار۔ بھجنیک نہایت دریدہ دہن دل آزار اور فتنہ و فساد کے بانی ہیں۔ دیگر مذاہب کے مقدسین کو گالیاں دینے میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ ان کے لیکچر بھجن اور تحریریں گالیوں اور گندے الفاظ سے پُر ہوتی ہیں۔ جب ان کی شوخی حد سے بڑھ گئی۔ تو خداوند تعالے نے اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع دی۔ کہ آریہ سماج کی موت قریب ہے۔ اور بہت سے لوگ خود دیکھ لیں گے۔ کہ آریہ سماج مردہ ہو گئی۔ یہ پیشگوئی اپنے اور بیگانوں کے سامنے مشتہر و بیان کی گئی۔ آریہ سماج کی ظاہر سرگرمی۔ شور و غل تیاری ٹھاٹھ کو دیکھ کر ایسی پیشگوئی بالکل ناممکن الوقوع اور غلط نظر آ رہی تھی۔ لیکن خدا کے منشاء کو کون ٹال سکتا ہے۔ جس کو وہ مارے اسے کون بچا سکتا ہے۔ چنانچہ ابھی کوئی لمبا زمانہ نہیں گذرا تھا۔ کہ جن کے سامنے یہ پیشگوئی بیان کی گئی تھی۔ انہوں نے خود اسے پورا ہوتے دیکھ لیا۔ اور جس قوم کے متعلق یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ اس نے خود اقرار کر لیا۔ کہ ہم پر موت وارد ہو چکی ہے۔ بلکہ اخبار میں اعلان بھی ہو گیا۔ کہ وید پرچار ختم ہو چکا۔ آریہ سماج مردہ ہو چکی۔ وید دھرم کہیں نظر نہیں آتا۔

احمدیت کی ترقی

آگے چل کر ایڈیٹر پرکاش تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"احمدیہ جماعت ایک غریب جماعت ہے۔ لیکن باوجود غریب ہونے کے اس کے مشن نہ صرف ہندوستان میں قائم ہیں۔ بلکہ دنیا کے ہر کونے میں قائم ہو چکے ہیں۔ اور دن بدن قائم ہوتے جا رہے ہیں"

ایڈیٹر پرکاش کا یہ بیان واقعات اور حقیقت کے عین مطابق ہے۔ آج دنیا دیکھ رہی ہے اور اقرار کر رہی ہے۔ کہ احمدیت دنیا پر چھا رہی ہے۔ اور روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ دنیا پر اثر ڈال رہی ہے۔ اور اس سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ کہ کوئی قوم کوئی مذہب اس کے ہمرکاب نہیں چل سکتا۔ بلکہ تمام اقوام اسکے پیچھے رہ گئی ہیں۔ جیسا کہ افریقہ کے عیسائی مشن نے بھی اپنی رپورٹ میں لکھا۔ اب غور طلب یہ بات ہے کہ اتنی دولت و حشمت والی قوموں کا تنزل ان کے مذہب کی گراوٹ ان کے مذہب پر مُردنی چھا جانا اور غریب جماعت احمدیہ کے مذہب اسلام کی روز افزوں ترقی کیوں ہو رہی ہے۔ جب اس بات پر غور کیا جائے گا۔ تو اس کا جواب سلیم القلب انسان کو اپنے اندر سے یہ ملے گا۔ کہ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خداوند قدیر نے اس زمانے میں اپنے مامور کو بھیجا اور اس غرض کے لئے بھیجا۔ کہ وہ تمام مذاہب پر اسلام کو غالب کرے۔ اور ساتھ بتا دیا۔ کہ دنیا کے مامور مذاہب اور زبردست اقوام اس کے مقابل پر کھڑی ہونگی۔ لیکن خداوند قدیر اپنے مامور کو ان سب پر غلبہ بخشے گا۔ تاکہ دیکھنے والوں پر بخوبی واضح ہو جائے۔ کہ اس انسان کے ساتھ کوئی اور ہستی ہے۔ جو اس کی ہر میدان میں مخالفوں کے مقابلہ پر مدد کر رہی ہے۔ اس قادر مطلق نے اپنے مامور کو فرمایا۔ کہ وہ یہ الفاظ دنیا کے سامنے پیش کر دے۔ تاکہ جب تیری ترقی ہو دنیا یہ نہ کہے۔ کہ ہمیں اس شخص کے مشن کام اور ترقی کے متعلق علم نہیں تھا۔ اور اندر ہی اندر چور کی مانند ترقی ہو گئی۔ اگر ہمیں علم ہو جاتا۔ تو ہم قلم کی ایک ہی جنبش اور اپنی طاقت کی ایک ہی رگڑ سے اس کا نام و نشان مٹا دیتے۔ چنانچہ مخالفوں کے اس اعتراض اور عذر کو رد کرنے کے لئے خداوند تعالے نے مامور کو فرمایا کہ اس بات کا اعلان کر دے۔ کہ:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ خدا اس کو قبول کریگا۔ اور زور آور حملوں سے اس کی سچائی دنیا پر ظاہر کریگا"

"میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا"

ایک طرف تو یہ مخالفین کے عذر کو توڑنے کے واسطے تھا۔ دوسری طرف صاحب بصیرت کے واسطے تھا۔ کہ جب وہ یہ دیکھیں گے۔ کہ ایک کمزور انسان بے سر و سامان کھڑا ہوتا ہے۔ اور با سر و سامان اور زبردست اقوام سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے تو مقابلہ میں غالب آتا ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ اسکے ساتھ کوئی اور ہستی ہے۔ جو غالب و قادر ہے۔ یہ اس کے سچے راستباز مامور من اللہ ہونے کا ثبوت ہے۔ جیسا کہ وید بھگوان میں آتا ہے:۔ "کہ میری البشارت راستبازوں کے لئے ہے"۔ مجھے امید ہے۔ کہ ویدک دھرم کا مر جانا اور احمدیت کی کامیابی اور ترقی۔ اسلام اور ویدک دھرم کی صداقت اور بطالت کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک خدائی معیار اور قابل توجہ امر ہے۔ لہذا ایڈیٹر پرکاش اور اس کے ہم خیالوں کو خود بیان کردہ واقعات اور ان سے پیدا شدہ نتائج پر غور کر کے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ ویدک دھرم اب ایشور کو پسند نہیں۔ اس لئے اس پر مُردنی چھا گئی۔ اور وید مردہ ہو گیا۔ پس ایشور کو اب احمدیت ہی پسند ہے۔ اس لئے اسے دنیا کے ہر کونہ پر غلبہ اور ترقی دے رہا ہے۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ لہذا ایڈیٹر پرکاش

(باقی کالم ۳ پر ملاحظہ ہو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا گلدستہ

(۱)

——— گورنر پنجاب نے پانیر فلم کمپنی لمیٹڈ لاہور کا فلم سٹرٹیپیں کا جلوس تمام پنجاب میں ممنوع قرار دیا۔ اب یہ فلم کسی سینما میں نہیں دکھلایا جا سکتا ؛

——— سول نافرمانی کی موجودہ تحریک کے سلسلہ میں پنجاب کے ۲۳ قیدیوں کو غیر مشروط معافی طلب کرنے پر رہا کر دیا گیا۔ انہوں نے عہد کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ حکومت کے خلاف کسی قسم کی کارروائی یا مظاہرہ میں حصہ نہ لیں گے۔ رہتک کے تین قیدیوں نے معافی مانگ لی اور عہد کیا۔ کہ آئندہ وہ نیک چلن رہیں گے۔ ان کو بھی گورنر نے معاف کر کے رہا کر دیا۔

——— حکومت مدراس نے اعلان کیا ہے۔ کہ سول نافرمانی کے ۶۰۷ حوالاتیوں اور قیدیوں نے معافی مانگ لی اور ان کو رہا کر دیا گیا ؛

——— ۲۴ ستمبر گرہی رضاکاروں کے خلاف ورزی نے رجن کو قانون جنگلات کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی تھی) تحریری معافی مانگ لی ہے۔ اب ان سب کو رہا کر دیا گیا ؛

——— شملہ ۱۵ اگست۔ وائسرائے اور گورنر جنرل نے مارشل لاء کے نفاذ کے لئے آرڈیننس جاری کیا ہے جس کی رو سے حکام حکومت کے لئے قواعد بنانے اور دوسرے متعلقہ امور انجام دینے کا اختیار ہوگا۔ اس آرڈیننس کا نام مارشل لا آرڈیننس ۱۹۳۰ء ہے۔ اس کا نفاذ صوبہ شمال مغربی سرحد کے دوسرے مقامات پر بھی نافذ کیا جا سکتا ہے ؛

——— کانپور سے ٹونڈلہ تک ڈبل ریلوے لائن کرنے کی تجویز منظور کر لی گئی ہے۔ اس تجویز پر ایک کروڑ ۹۳ لاکھ ۸۲ ہزار روپے خرچ ہوں گے ؛

——— مدراس کے جنرل پوسٹ آفس سے سترہ ہزار روپے کے ٹکٹ گم ہو گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے اس گمشدگی سے ڈاک خانہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ کیونکہ ٹکٹ ٹھیکیدار کی تحویل میں تھے ؛

——— ٹائمز آف انڈیا بمبئی کا نامہ نگار الہ آباد سے لکھتا ہے۔ کہ پنڈت موتی لال نہرو اور جواہر لال نہرو سے ملاقات کرنے کے بعد سر تیج بہادر سپرو۔ اور مسٹر جیکر کی زبان سے بعض ایسے فقرات نکلے جن سے یہ مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ تصفیہ کے امکانات خیر یقینی نہیں۔ اور گول میز کانفرنس میں کانگریس کی شرکت کا امکان بھی ہو سکتا ہے ؛

——— آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے مستقل سکریٹری نے سول نافرمانی کی تحریک کی رفتار ترقی کے متعلق کانگریس کی مجلس عاملہ کے اجلاس بمبئی میں ایک مختصر یادداشت پیش کی۔ جس میں مختلف صوبجات میں کانگریسی کارکنوں کی گرفتاریوں اور سزایابیوں کی فہرست درج تھی۔ اس فہرست سے معلوم ہوا۔ کہ یکم اگست تک ہندوستان کے کل صوبجات میں ۲۵ ہزار تین سو گیارہ رضاکار اور کارکن سزایاب ہو چکے ہیں۔ یہ تعداد ان لوگوں کی ہے۔ جن کی اطلاع دفتر کانگریس میں آ چکی ہے۔ باقی عام لوگ جن کی اطلاع نہیں آئی۔ وہ علیحدہ ہیں۔

——— اعلیحضرت غازی نادر شاہ نے ہوائی جہازوں کی سروس کے سلسلہ پر وار کو ایران تک توسیع دیدی ہے اب افغانستان اور ایران کے درمیان یہ سلسلہ جاری ہو گیا ؛

——— حکام نے باشندگان پشاور کے نام ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ رات کے نو بجے سے پہلے شہر میں واپس آ جایا کریں۔ اور تمام جگہوں پر جنگی پہرے لگا دیئے جایا کریں گے ؛

——— گوجرانوالہ میں دو پارٹیوں کے درمیان کبڈی کا میچ ہوا۔ اور فیصلہ ہوا۔ کہ کل آمدنی گوجرانوالہ کی ایک مسجد کی تعمیر کے لئے دیدی جائے۔ آمدنی میں چار سو روپے آئے۔ وہ سب کے سب تعمیر مسجد کے لئے دیدیے گئے ؛

——— بنگال کونسل میں حکومت کی طرف سے جواب دیا گیا۔ کہ جلوسوں پر لاٹھیوں سے حملہ کر کے پولیس جلوسوں کو منتشر کرتی ہے۔ حکومت پولیس کے لاٹھیوں کے حملہ کو حق بجانب تصور کرتی ہے۔ کیونکہ باوجود پولیس کے انتباہ کے لوگ منتشر نہیں ہوتے۔ پھر سوائے اس کے کہ لاٹھیوں سے حملہ کیا جائے۔ اور کیا چارہ کار ہے ؛

——— لکھنؤ یونیورسٹی کا کام بالکل بند ہو گیا ہے۔ کانگریسی رضاکاروں اور طلباء نے سخت پکٹنگ لگا دکھلا ہے۔

——— احمد آباد کے مطبع گرجنا کو گورنمنٹ بمبئی نے اس لئے ضبط کر لیا۔ کہ وہ ضمانت دینے کے بغیر اخبار شکتی طبع کرتا رہا۔ ۱۱ اگست کو یہ مطبع نیلام کر دیا گیا۔ بولی دینے والے صرف چار مسلمان تھے۔ اس مطبع کی مالیت تقریباً دس ہزار روپیہ تھی۔ مگر سب سے بڑی بولی کریم بھائی نے صرف ۷۵۰ روپے کی دی ؛

——— امرتسر میں دوبارہ ۱۷ اگست سے بزازوں کی دو کانوں پر پکٹنگ لگا دی گئی ہے۔ اب کپڑا بالکل فروخت نہیں ہوتا ؛

——— سر ونٹھل پٹیل سابق صدر اسمبلی نے بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ ہم صلح کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ باعزت صلح ہو۔ ہر شخص صلح کا طالب ہے۔ لیکن ایسی صلح جو کہ باعزت ہو ؛

——— ایک پارسی اخبار قیصر ہند لکھتا ہے کہ گاندھی جی دو ہفتے تک رہا ہو جاویں گے ؛

——— پنڈت لہر و صاحبان اور ڈاکٹر سید محمود صاحب کو یروداجیل میں پہنچانے کے لئے ۵۸۰۴ روپیہ سپیشل ٹرین کا خرچ ہوا ہے۔ سپیشل گاڑی کسی کسی اسٹیشن پر ٹھیری۔ جہاں پہلے کوئلے اور پانی کا انتظام کیا ہوا تھا

——— کابل میں ہیضہ کی بیماری ابھی بڑے زور سے ہے۔ ہر روز دو ڈھائی سو اموات ہوتی ہیں۔ خدا اس بلا سے محفوظ رکھے ؛

——— مولوی عبدالمجید بی۔ اے پلیڈر بنارس جماعت اہلحدیث کے رکن رکین ہیں۔ کانگریس کے کام میں گرفتار ہو گئے ؛

——— لاہور میں سگریٹ کی دو کانوں پر بھی پکٹنگ شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں صرف ایک ہی گرفتاری عمل میں آئی ؛